قومی معیارات کا تعین
(PSQCA)

طویل فاصلے کے بعد ، رواں ماہ (7 اپریل) کو مشترکہ مفادات کونسل (سی سی آئی) کی جانب سے پورے ملک میں کھانے پینے کے یکساں معیار رکھنے کا فیصلہ ، بین الاقوامی سطح پر مسابقتی قواعد وضع کرنے کے لئے صحیح سمت میں ایک قدم ہوسکتا ہے۔

لیکن عمودی صارف دوست سیف فوڈ ریگولیٹری حکومت تیار کرنے کے لئے ، صوبائی حکومتوں کو اپنے فوڈ قوانین میں ترمیم کرکے معیارات کو واپس وفاقی حکومت کے حوالے کرنا پڑتا ہے ، اور اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری (آئی سی ٹی) کو مکمل طور پر نئی قانون سازی کرنی ہوگی۔ صوبائی فوڈ ریگولیٹری اداروں کو صرف وفاقی حکومت کے معیارات کو نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا ۔

سی سی آئی کے سرکاری اعلامیے میں ، جو بڑھتی ہوئی سرحد پار ای فوڈ تجارت کے تناظر میں کیا گیا ہے ، نے کہا: "ملک بھر میں کاروبار کرنے میں آسانی اور معیار اور معیار کے ہم آہنگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے ، یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ صوبے ہم آہنگی کے معیار کو مطلع کریں گے۔ "پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (پی ایس کیو سی اے) نے اپنے معیارات کو منسوخ کرکے مقرر کیا ہے۔"

بیان میں مزید کہا گیا ، "اس بات پر بھی اتفاق کیا گیا کہ معیارات ، ہم آہنگی سے متعلق لیبلنگ ، اور سرٹیفیکیشن مارکس لوگو پی ایس کیو سی اے کا خصوصی ڈومین رہے گا۔ سی سی آئی نے اسلام آباد میں کونسل کیلئے متعدد مستقل سیکرٹریٹ قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا۔

2010 میں آئینی انحراف کے بعد سے ، صوبوں ، پنجاب نے سب سے آگے چل کر خوراک اور اس کے معیار کو اپنے خصوصی ڈومین کے طور پر دعوی کیا ہے۔ پنجاب بحث کر رہا تھا کہ 18 ویں ترمیم سے پہلے اور اس کے بعد کھانا کبھی بھی وفاقی موضوع نہیں تھا۔ پنجاب حکومت ، پیوری فوڈ آرڈیننس 1960 کے مطابق ، کھانے پینے کی مصنوعات کی نگرانی کر رہی ہے۔ تاہم ، 18 ویں ترمیم کے بعد ، پاک فوڈ آرڈیننس کو کالعدم قرار دے کر پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ سے تبدیل کردیا گیا۔

قومی معیارات کا تعین
(PSQCA)

چاروں اسمبلیاں نے فوڈ ریگولیٹری میکانزم - پنجاب فوڈ اتھارٹی 2011 ، بلوچستان فوڈ اتھارٹی 2014 ، خیبر پختونخوا (فوڈ سیفٹی اینڈ حلال فوڈ اتھارٹی 2014 اور سندھ فوڈ اتھارٹی 2017) کے اپنے قوانین میں قانون نافذ کیا۔

لیکن اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری ، جو وفاقی حکومت کا خصوصی ڈومین ہے ، صوبوں کے موثر سیف فوڈ ریگولیشن تیار کرکے ایک مثال قائم کرسکتا ہے۔ safeلئے پیروی کے ل دارالحکومت کے رہائشیوں کو محفوظ کھانا مہیا کرنے کیلئے فوڈ ریگولیٹری باڈی نہیں ہے۔

غلطیوں کا مزاح کیا لگتا ہے ، آئی سی ٹی میں سیف فوڈ اتھارٹی کے قیام کا بل سینیٹ میں 2018 میں حکمران پی ٹی آئی کے سینیٹر اعظم خان سواتی نے نجی ممبر بل کے طور پر پیش کیا تھا۔ ان کی بطور وزیر اعلی ترقی ہوئی ، یہ ہرن سینیٹر سجاد حسین طوری کو دے دیا گیا۔ سینیٹ کی کمیٹی برائے داخلہ کے ذریعہ جانچ پڑتال کے بعد ، یہ بل 2020 میں سینیٹ سے منظور ہوا اور ایکٹ بننے سے پہلے قومی اسمبلی میں منظوری کے لئے پاس ہوگیا۔

اسی کے ساتھ ہی ، اسی طرح کا بل قومی اسمبلی میں ایس اے پی ایم علی نواز نے پیش کیا۔ یہ بل قومی اسمبلی کی پارلیمانی کمیٹی برائے داخلہ کے توسط سے بھی زیربحث آیا اور ایوان زیریں سے منظوری کے بعد مزید کارروائی کے لئے سینیٹ پہنچا۔

تاہم ، دونوں بل کسی بھی گھر سے منظور کیے جانے یا منظور کرنے سے پہلے ہی ختم ہوگئے ہیں۔ پچھلے مہینے میں بیک ٹور اسکوائر ون کے کلاسیکی معاملے میں ، پی ٹی آئی کی نو منتخب سینیٹر فوزیہ ارشاد نے سینیٹ میں ایک نیا بل پیش کیا۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ بل حکمران پارٹی کے قانون سازوں کے ذریعہ حکومتی اقدام سے متعلق قانون سازی کے بجائے نجی ممبر بل کے طور پر پیش کیے جارہے ہیں ، حالانکہ اپوزیشن کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ سینیٹ بل کو اپوزیشن پارٹی سے تعلق رکھنے والے سینیٹر کی سربراہی میں کمیٹی نے منظور کیا تھا۔

قومی معیارات کا تعین
(PSQCA)

صوبوں کے برعکس ، جہاں صوبائی محکمہ خوراک فوڈ اتھارٹیز کا انتظام کرتے ہیں ، انوکھی مثال کے طور پر ، آئی سی ٹی وفاقی وزارت داخلہ کے دائرہ کار میں آجائے گی (جس میں کھانے کو منظم کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے)

1973 کے آئین کے تحت آئینی ادارہ سی سی آئی کے پاس بھی وفاق اور وفاق کے اکائیوں کے مابین تنازعات حل کرنے کا مینڈیٹ ہے- 18 ویں ترمیم میں ، ہر 90 دن کے بعد سی سی آئی کے اجلاسوں کو لازمی قرار دیتے ہوئے ، کونسل کے ذریعہ غور اور فیصلے کے لئے فیڈریشن سے متعلق اہم مضامین کو فیڈرل لیجسلیٹو لسٹ (پارٹ II) میں بھی پیش کیا گیا۔ سائنسی اور تکنیکی اداروں کے لئے اداروں کے معیارات بھی وفاقی قانون سازی کی فہرست (حصہ دوم) میں ہیں۔

ایک بار جب صوبائی فوڈ باڈیز بن گئیں ، تو ملک بھر میں معیار کے معیارات کو ہم آہنگ کرنے کا معاملہ 2018 میں سی سی آئی میں داخل ہو گیا اور سی سی آئی نے آئینی اور قانونی ابہام کو دور کرنے کے لئے سکریٹری لاء اینڈ جسٹس ڈویژن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ، صوبائی فوڈ اتھارٹیز کی کارروائیوں کا جائزہ لیں ، اور ایک ماہ کے اندر اندر لاگو ٹیکنیکل قواعد و ضوابط کے نفاذ کے لئے ایک طریقہ کار تجویز کریں۔
کمیٹی کے حوالہ کی شرائط میں معیارات کی تشکیل اور نفاذ ، مینوفیکچررز کی رجسٹریشن اور لائسنس سازی ، اور پی ایس کیو سی اے کی تشکیل نو شامل ہیں۔

کمیٹی نے سی سی آئی میں مزید تبادلہ خیال کے لئے جون 2019 میں وزیر اعظم کے دفتر اور وزارت بین الصوبائی رابطہ وزارت (آئی پی سی) کو اپنی رپورٹ پیش کی۔ اسی طرح ، 2019 میں ، سی سی آئی کے اجلاس میں اتفاق رائے کیا گیا کہ قومی سطح پر یکساں معیارات ہونے چاہئیں اور یہ کہ صوبے اور مقامی حکام ان معیارات کو نافذ کریں گے ، لیکن کوئی فیصلہ نہیں لیا گیا

قومی معیارات کا تعین
(PSQCA)

تاہم ، سی سی آئی ، پی ایس کیو سی اے کو بہتر بنانے پر خاموش ہے ، جو وفاقی وزارت سائنس و ٹکنالوجی کے تحت کام کرتا ہے اور عالمی خوراک کے ضوابط کو قومی قواعد و ضوابط فراہم کرتا ہے۔

پی ایس کیو سی اے ، ایک قومی معیار کا ادارہ ہونے کے ناطے ، معیاری سرگرمیوں سے متعلق مختلف بین الاقوامی تنظیموں میں پاکستان کی نمائندگی کرتا ہے ، جس میں بین الاقوامی تنظیم برائے معیاریہ (آئی ایس او) ، کوڈیکس ایلیمینٹریس کمیشن ، انٹرنیشنل الیکٹرو ٹیکنیکل کمیشن (آئی ای سی) ، معیارات اور میٹروجی انسٹی ٹیوٹ آف دی اسلامک) اور SARSO) ، جنوبی ایشین علاقائی معیارات کی تنظیم (SMIICشامل ہیں۔ ممالک (تک مرکزی مقام پی ایس کیو سی اے کے دیگر اہم TBT) سے WTOعالمی تجارتی تنظیم (کرداروں میں سے کسی بھی مضمون ، مصنوعات ، عمل ، اور سرٹیفیکیشن مارکس اسکیم کے تحت لازمی مضامین کی مصنوعات کی تصدیق اور عمل سے متعلق پاکستان کے معیارات کی تشکیل ، اشاعت ، ترمیم ، نظرثانی ، یا دستبرداری شامل ہیں۔

اس طرح کی مصنوعات کی تیاری ، ذخیرہ اندوز اور فروخت بند کرنا جو پاکستان کے productsمعیار کے مطابق نہیں ہیں۔ مینوفیکچر اور درآمد / برآمدی مقصد کے ل مصنوعات کے معیار کی تصریح اور خصوصیات کے ل؛ جانچ اور جانچ۔ اور معائنہ کے اختیارات کا ایک حصہ ہے-PSQCAکرنے والی ایجنسیوں کی رجسٹریشن بھی

لیکن پی ایس کیو سی اے کی کارکردگی 1996 میں قائم ہونے کے بعد سے اب تک برقرار نہیں ہے ، اس نے صرف 42 کھانے پینے کی مصنوعات کے لازمی معیار تیار کیے ہیں ، اور ان کے نفاذ پر سوالیہ نشان ہیں۔

کوڈیکس ایلیمینٹریس ، یا بین الاقوامی ’فوڈ کوڈ‘ ، کوڈیکس ایلیمینٹریس کمیشن کے ذریعہ اختیار کردہ معیارات ، ہدایات اور ضابطہ اخلاق کا ایک مجموعہ کے ساتھ فوڈ کے معیارات کو جوڑنا ہے۔ کمیشن مشترکہ ایف اے او / ڈبلیو ایچ او فوڈ اسٹینڈرڈ پروگرام پروگرام کا مرکزی حصہ ہے اور یہ ایف اے او اور ڈبلیو ایچ او نے صارفین کی صحت کی حفاظت اور کھانے کی تجارت میں منصفانہ طریقوں کو فروغ دینے کے لئے قائم کیا تھا۔ تاہم ، صحتمند خوراکی کارکنوں کے خاموش خدشات ہیں کہ کارپوریٹ سیکٹر صارفین کی صحت کی قیمت پر پورے عمل کو متاثر کرتا ہے۔

قومی معیارات کا تعین
(PSQCA)

بین الاقوامی فوڈ کوڈ سائنسی ثبوتوں کی بنیاد پر تیار کردہ معیاروں اور ان کی نگرانی کے لئے وکالت کرتا ہے۔ یہاں چونکہ MOST کی PNAC (پاکستان نیشنل ایکریڈیشن کونسل) قائم کیا گیا ہے جس کے مطابق لیبارٹریوں اور سرٹیفیکیشن باڈیز کے مطابق سازی کی تشخیص کرنے والے اداروں کو تسلیم کیا جا۔ پی این اے سی کی سرگرمیاں اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ یہاں تیار شدہ تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ اور ٹیسٹ کے نتائج پوری دنیا میں قابل قبول ہیں۔

غذائی قواعد و ضوابط کی وضاحت لانے کے لئے ماضی میں دیکھنے میں آنے والی سست رفتار کو دیکھتے ہوئے ، ایک حیرت زدہ ہے کہ آیا صارفین اور کھانے کی تیاریوں کو یکساں طور پر فائدہ پہنچانے کے ل well اچھی طرح سے مربوط ، عمودی اور بین الاقوامی سطح پر ہم آہنگی سے محفوظ فوڈ ریگولیشن لانے میں مزید سالوں کا عرصہ گزر جائے گا یا نہیں۔